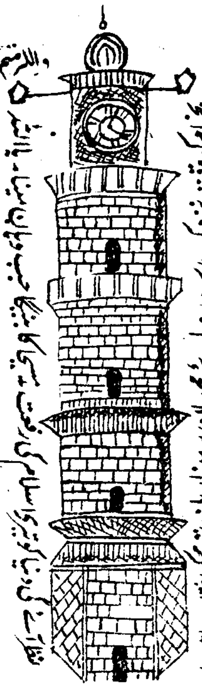
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (القرآن) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

دار الامان قادیان



چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۰ | ۳۱- مئی سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۳ صفر سنہ ۱۳۲۰ھ یوم شنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

توبہ نامہ

ذیل مین ہم میان عبد الغفور صاحب سگنلر اسٹیشن ہاکھیان کا توبہ نامہ درج کرتے ہین- میان عبد الغفور خان صاحب بیعت کرکے بعض غولان راہ ہدے کی چالاکیو نسے دھوکہ مین آگئے تھے اور انہون نے فسخ بیعت کرلی تھی مگر پھر خدا تعالے نے ان پر حق کھولدیا اور انہون نے رجوع الی الحق کیا- اللہ تعالے انکو اس توبہ پر قائم رکھے مخالفین نے انکے فسخ بیعت کو بڑے زور شور سے شایع کیا تھا کیا اب وہ اس تجدید بیعت کو بھی شایع کرینگا

بمیر تا برہے اے حسود کین رنج است
کز مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

توبہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف جناب حضرت صاحب ہادی ہدایت رہنما خلق خدا حضرت اقدس مسیح موعود و امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام و برکاتہ+

گزارش ہے کہ بندہ بسبب ناواقفیت علم دینی کے حضور کے مخالفین کے دھوکے مین آگیا تھا چند سوالات جو مخالفون نے مجھ جناب کے ایراد بتائی تھے جواب نہ دیسکا اور نہ حضور کی تائید مین بحث کر سکا بدین وجہ مین آپکی بیعت مورخہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کے پرچہ شحنہ ہند مین فسخ کرا چکا ہون اور بعد بیعت کے فسخ ہونیکی دلکو سخت صدمہ پہنچا جسکا بیان تحریر سے باہر ہے اب مین دوبارہ صدق دل سے حضور کے مامور من اللہ ہونے پر ایمان لاتا ہون اور اپنی غلطی سے جو مخالفین کے دھوکے آکر کی تھی سچے دلسے توبہ کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ حضور بھی عاجز کے حق مین دعا کرینگے اور از سر نو احقر کو اپنی غلامی مین منظور فرماوینگے اور میری والدہ صاحبہ جو عمر رسیدہ ہین اور میری بیوی بھی جنکی دلی خواہش حد سے زیادہ ہے کہ وہ بھی حضور کی خادمو ن مین سے ہون بیعت قبول فرماوین مین چونکہ ایک غریب آدمی ہون اسقدر جرات نہین رکھتا کہ اس توبہ نامہ کو بطور اشتہار شایع کرادون لہذا عرض ہے کہ حضور ہی مہربانی فرماکر پرچہ الحکم مین چھپنے کا حکم فرماوین تاکہ اور بھائی بھی میرے واسطے دعا کرین فقط مرسلہ نیازمند عبد الغفور خان سگنلر سٹیشن ہاکھیان نوشہرہ دکھنی- ریلوے-

دار الامان کا ہفتہ

۱- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بحمد اللہ تندرست ہین اور جمیع ممبران خاندان بھی خدا کے فضل سے تندرست ہین حضرت ۲ حجۃ اللہ نے طاعون کے متعلق ایک اور اشتہار لکھنا شروع کردیا ہے جسکی اشاعت کی بہت جلد امید کیجاتی ہے+ ۲- حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے اپنی مشہور معروف کتاب خلافت راشدہ کا دیباچہ خدا تعالے کے فضل اور تائید سے لکھنا شروع کردیا ہے+ بہت جلد اس کتاب کا پہلی حصہ کی اشاعت انشاء اللہ ہوگی- یہ کتاب قرآن کریم کی عظمت- اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور ۲۳ صحابہ خصوصاً خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضایل کو مد نظر رکھکر مسکت دلایل کے ساتھ ثابت کرنیوالی ہے+ رافضی مذہب مین ایک انقلاب عظیم اسکی اشاعت پر امید کیا جاتا ہے ۳- حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی کتاب آیات الرحمن کی پہلی جلد ۲ اجزو بلبری مہینے مین جلد تر شایع ہوگی- ۴- بیعت کرنیوالو نکے نام اس ہفتہ بوجہ عدم گنجایش ہم نہین دیسکے-

دار الامان اور طاعون

الحکم کی گذشتہ اشاعت مین ہم نے پیسہ اخبار کے ایک خطرناک جھوٹ کی تردید مختصر طور پر کر دی تھی + اور آج کی اشاعت مین اس پر ایک مبسوط مضمون لکھنے کا وعدہ کیا تھا - چونکہ حضرت حجت اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اور اشتہار لکھنے کا ارادہ فرمایا ہے اسلیئے ہم سر دست مختصر طور پر ہی پھر اس غلط فہمی کے رفع کرنے کی کوشش کرتے ہین جو پیسہ اخبار اور اسکے دوسرے ہم جنس اخبارون نے قادیان کی نسبت پھیلانی چاہی ہے +

سب سے پہلے ہم اس امر کا ذکر کرنا چاہتے ہین کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی اس مضمون کا کوئی اشتہار شایع نہین کیا کہ قادیان بالکل طاعون سے محفوظ رہے گا + بلکہ پیسہ اخبار اور دوسرے مخالف اخبارون اور اشتہار بازون نے جب الحکم مین مندرجہ ذیل نوٹ شایع ہوا تھا تو قسم قسم کی باتین بنائی تھین

"انہ اوی القریۃ"

آج کل ہمارے حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ طاعون کیطرف زیادہ تر اور چونکہ یہ لوگ عارف تر ہوتے ہین اسلیئے خدا تعالے کے غنا ذاتی سے خائف تر بھی ہوتے ہین عموماً سیر اور بعد شام طاعون پر کچھ نہ کچھ تقریر ہو جاتی ہے - انہ اوی القریۃ کا جو الہام ایک عرصہ سے آنحضرت کو ہو چکا ہے اسکے متعلق فرمایا ہے - کہ مین اسکے معنے یقیناً یہی سمجھتا ہو کہ وہ افراتفری اور قیامت خیز نظارہ جو طاعون کیوجہ سے پیدا ہو رہا ہے اس سے اللہ تعالے قادیان کو ضرور محفوظ رکھے گا - اگرچہ یہ امر ممکن ہے کوئی کیس یہان ہو جاوے - مگر وہ النادر کالمعدوم کے ضمن مین ہے تاہم اللہ تعالے کے فضل اور وعدہ کے موافق ہمین یقین ہے کہ وہ ہمین تشویش اور سخت اضطراب سے ضرور محفوظ رکھیگا

اسکے علاوہ متعدد مرتبہ الحکم کے ذریعہ اس قسم کے مضامین شایع ہوئے اور کبھی کبھی حضرت اقدس نے یہ دعوے نہین کیا کہ قادن مین کوئی کبھی واردات نہو - اور پیسہ اخبار نے اس کو تاویل کا مقدمہ بتایا تھا - پھر جو فیصلہ کن مضمون حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے پیسہ اخبار کے مقابلہ مین لکھا تھا اس مین بڑی وضاحت اور صراحت سے یہ بات لکھدی ہے کہ قادیان مین موت الکلاب نہ ہوگی -

چنانچہ خود حضرت اقدس نے جو اشتہار عظیم الشان تحدی کے ساتھ دافع البلا کے نام سے کئی ہزار شایع کیا ہے اسکے صفحہ ۵ کے حاشیہ مین مندرجہ ذیل معنے انہ اوی القریۃ کے لکھے ہین جن کو ہم پھر پبلک کی توجہ اور غور کے لیے ذیل مین درج کرتے ہین -

پس اس کلام الہی مین یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہین ہوگی +

کچھ حرج نہین کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان مین بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے +

قادیان مین کبھی طاعون نہین پڑیگی جو گاؤن کو ویران کرنے والی اور کھا جانے والی ہوتی ہے +

اب ہم سلیم الفطرت اور خدا ترس دل والے ناظرین سے پوچھتے ہین کہ وہ خدا کا خوف کھا کر تقوے اور انصاف پسندی کو ہاتھ سے نہ دے کر ہمین بتائین کہ اسمین کہان یہ دعوے کیا گیا ہے کہ قادیان مین ایک بھی واردات طاعون کی نہ ہوگی + بلکہ وہ فقرات جو جلی قلم سے لکھے گئے ہین صاف اور واضح طور پر اس عقدہ کو حل کرتے ہین اب اس کے بعد کہ جب دار الامان کے متعلق صریح اور صاف الفاظ مین یہ دعوے کیا گیا ہے کہ یہان طاعون جارف نہین ہوگی اس کے خلاف پیشگوئی کے الفاظ کو چھوڑ کر شور مچانا یہ طریق خدا ترسی کے خلاف ہے - فاتقوا اللہ ! ان اللہ مع المتقین - در اصل قادیان مین طاعون کی بعض وارداتون کا ہونا اور پھر عام تجربہ کے خلاف اسکا افراتفری اور موت الکلاب سے محفوظ رہنا ایک مادہ پرست انسان کے نزدیک بھی بڑی پیشگوئی ہے -

اس مختصر بیان کے بعد اب ہم اس امر پر بحث کرنے کی ضرورت سمجھتے ہین کہ اس وقت جو قادیان مین طاعون کی وارداتون کا ہونا ظاہر کیا جاتا ہے یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جس حال مین کہ قادیان مین کسی واردات کا ہو جانا خدا کی عظیم الشان وحی اور پیشگوئی کے مخالف اور متضاد نہین بلکہ ایک پہلو سے پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہے - پھر ہماری نسبت یہ خیال کرنا کہ قادیان مین اگر کوئی واردات ہو تو ہم اسکو مخفی کرینگے یہ دیانت سے بعید ہے ہم سب سے پہلے ایسی وارداتون کا اعلان کرینگے کیونکہ یہ خدا کی عظیم الشان پیشگوئی کے ایک پہلو کو پورا کرتی ہے + الغرض قادیان مین کسی واردات کا ہونا ہمارے ہرگز مخالف نہین مگر اسوقت

جو شور مچایا گیا ہے یہ **بالکل جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔**

ہم کو پیسہ اخبار کے ایڈیٹر پر سخت افسوس ہے کہ اسنے اپنے ایک مختصر سے نوٹ مین کئی جھوٹ اور پھر دل آزار جھوٹ بولے ہین۔

حالانکہ کئی سال کے تجربہ اخبار نویسی کے رو سے چاہیے تھا کہ وہ اس خبر کی تصدیق کے لیے بہترین ذرایع کو اختیار کرتے مگر انہون نے ایک نعور کن۔ دور اندیش ایڈیٹر کے منصب کے خلاف جلد بازی اور عجلت سے کام لیکر ایک بیہودہ امر کو اپنے اخبار مین شایع کر دیا جو اسکی خفت کا موجب ہوا + پیسہ اخبار اگر محض تعصب اور بیجا عداوت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت نہین کرتا تو ہمین اس سے مایوس نہین ہونا چاہیئے اور امید کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے اس نوٹ کی بہت جلد تردید کریگا لیکن اگر اس نے بیجا حجت اور خاموشی سے کام لیا تو وہ اپنے فرض منصبی کے صدود سے ہی نکلنے والا نہ ٹھہریگا۔ بلکہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم کہین کہ اس نے خدا ترسی سے کام نہین لیا

اب ہم ذیل مین پیسہ اخبار کے ان خطرناک جھوٹون کو سلسلہ وار لکھتے ہین۔

پہلا جھوٹ۔ مولا چوکیدار کی وفات کا باعث طاعون قرار دیا ہے حالانکہ ہم نے گذشتہ اشاعت مین سرکاری ... کتاب کے حوالہ سے بتایا ہے کہ وہ طاعون سے نہین مرا جیسا کہ ہمنے دکھایا ہے کہ رجسٹر اموات پیدائش قادیان نمبر ۵۳ پر ۲۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو اسکی وفات بذریعہ بخار درج ہے۔

یہ شخص ۲۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو مرا ہے اگر وہ طاعون سے اسوقت مرا تھا اور رجسٹر مین غلط باعث بخار درج ہوا ہے تو پھر پیسہ اخبار یا وہ دروغگو جس نے پیسہ اخبار کو ایسی جھوٹی خبر دی ہے گویا قادیان کے نمبردار اور پٹوار کے ڈپٹی انسپکٹر تحصیلدار اور ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پر الزام لگاتا ہے + کہ انہون نے ایک واردات کو مخفی کیا اور سرکاری طور پر اس کی اطلاع نہین دی گئی۔ پیسہ اخبار بہت جلد اس شخص کا نام ظاہر کرے جس نے اس قسم کا تشویش افزا خط لکھا ہے تاکہ ایسی جھوٹی خبرین شایع کرانے کی وجہ سے ہم افسران مجاز کو اس کی بابت اطلاع دے سکین بہرحال یہ افسران مجاز کا فرض ہے۔ کہ ایسے شخص کے متعلق مناسب انتظام کرین +

دوسرا جھوٹ۔ نتھو چوکیدار کی وفات کے متعلق ہے یہ شخص ۱۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کو مرا ہے اور نمبر ۶۹ کتاب مذکور مین باعث موت بخار درج ہے۔

تیسرا جھوٹ۔ مولا کی بیوی۔ یہ بہت ہی خطرناک جھوٹ ہے مولا کی بیوی اس وقت تک قادیان مین زندہ موجود ہے۔ ایک زندہ شخص کی نسبت اسکے مرنے اور طاعون سے مرنے کی متوحش خبر شایع کرنا پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کو خوب معلوم ہے۔ قانونی جرم ہے جس سے اس عورت کے رشتہ دار چارہ جوئی کر سکتے ہین + کیا پیسہ اخبار کا اپنا فرض نہین ہے کہ وہ ایسے غلط بیان شخص پر ہزار بار نفرین کرے۔

چوتھا جھوٹ۔ مولا کی لڑکی کا بھی طاعون سے مرنا ظاہر کیا گیا ہے بحالیکہ ساری عمر مین مولا کے ہان کوئی ہوئی ہی نہین پھر اس خانہ ساز واردات کی بابت ہم بجز اسکے کیا کہین لعنت اللہ علے الکاذبین

پانچوان جھوٹ۔ نتھو کی بیوی کا مرنا بھی طاعون سے ظاہر کیا گیا ہے بحالیکہ یہ بیچاری بھی بخار سے مری ہے۔

چھٹا جھوٹ۔ صدرو ولد بھاگا باقندہ قادیان مین اس نام کا کوئی شخص ابھی تک ہمکو معلوم نہین ہوا۔ اور رجسٹر پیدائش اموات مین درج ہے بھاگا ایک باقندہ ہے مگر اسکا کوئی لڑکا اس نام کا نہین ہے اور نہ فوت ہوا ہے۔

ساتوان جھوٹ۔ پسر ڈھا تیلی۔ یہ لڑکا سگ گزیدہ تھا اور رجسٹر مذکور مین اس کی ہلاکت کا باعث یہی درج ہے۔

مگر ہمین افسوس ہے کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نزدیک وہ طاعون سے مرا گویا جسقدر واقعات اور وارداتین پیسہ اخبار نے دی ہین سب کی سب جھوٹ ہین +

پیسہ اخبار اگر اپنی وقعت کو کم نہین کرنا چاہتا تو آیندہ ایسے دوستون پر اعتماد نہ کرے ورنہ اسے سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

آٹھوان جھوٹ۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب کی کسی رشتہ دار عورت کی نسبت طاعون سے مرجانے کی جھوٹی خبر مشتہر کر کے ان صدہا عزیزون اور لاکھون دوستون کو رنج پہونچایا ہے۔

مولوی صاحب کے عزیزون مین سے کوئی عورت نہ طاعون سے بیمار ہوئی اور نہ ہلاک ہوئی۔

نوان جھوٹ اور خطرناک جھوٹ جس مین تعصب اور عداوت بھی ملی ہوئی ہے۔ وہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری کو اسی طاعون کی خبر مین لکھکر یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ نصیب اعدا آنحضرت اسی مرض سے بیمار ہین لعنت اللہ علے الکاذبین +

یہ حضرت اقدس کی فیاضی اور فراخدلی ہے کہ آپ قانونی چارہ جوئی نہ خود کرنا چاہتے ہین اور نہ اپنے کسی خادم کو اجازت دیتے ہین ورنہ پیسہ اخبار کو اپنی اس طرز تحریر کا پتہ لگ جاتا +

پیسہ اخبار کو ۴۔۲ مئی سنہ ۱۹۰۲ء سے پہلے پہلے حضرت حجت اللہ کی بیماری دردِ سر اور پھر اس سے شفایاب ہوجانے کی خبر الحکم کے خاص نمبر کے ذریعہ مل چکی تھی پھر اسکے بعد ایسی خبر کا مشتہر کرنا بجز عداوت اور رنجدہی کے اور کیا مقصد رکھ سکتا ہے۔

بہرحال یہ جھوٹ ہین جو پیسہ اخبار نے بولے ہین اب پیسہ اخبار کا فرض ہے

کہ یا تو ان واقعات کو صحیح ثابت کر دکھائے یا اپنے اخبار کے ذریعہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔

اور آیندہ ان لوگون کی تحریرونکو وثوق سے نہ پڑھے جو قادیان کے سماجی یا اور ان کے ہم جنس اسکو لکھ دیتے ہین اور اپنے آپ کو مخمصہ مین نہ ڈالے۔

ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ اس قسم کی جھوٹی خبرون کے مخزن زیادہ تر قادیان کے سماجی ہین - جن مین نہ کوئی ڈاکٹر ہے نہ حکیم نہ بید ہم پیسہ اخبار سے چاہتے ہین کہ وہ اپنی بریت کے لیے ایسے شخص کا نام ظاہر کرے جس نے اس قسم کی جھوٹی خبرین اسے بہم پہونچائی ہین - ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی توجہ بھی اسطرف منعطف کرانا چاہتے ہین کہ وہ اس قسم کی تشویش افزا خبرون کے دینے والے کا مناسب نوٹس لین +

اب ہم اسکے متعلق اسوقت اور کہنے کی ضرورت نہین سمجھتے۔ آخر مین پھر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر سے خواہش کرتے ہین کہ وہ اپنی اس غلطی کی تردید اپنے اخبار کے ذریعہ کرے اور آیندہ سوچ سمجھکر واقعات صحیحہ کی بنا پر لکھے اگر لکھنے سے نہ رہ سکے۔

ہم پیسہ اخبار کے ایڈیٹر سے بڑھ کر اس معاملہ مین پادری فتح مسیح صاحب کی تعریف کرتے ہین جنہون نے بازاری خبرون پر اعتبار نہین کیا بلکہ مزید احتیاط و حزم سے کام لیکر براہ راست حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے ہی اس معاملہ کے متعلق دریافت فرما لیا پیسہ اخبار کا ایڈیٹر پادری فتح مسیح سے احتیاط کا سبق لے +

مختصر نوٹ اور نکات

ہمارے مخالف واقعی واجب الرحم ہین جب ہم ان کی ان چالون اور تدبیرون پر غور کرتے ہین جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نور کو اپنی پھونکون سے بجھانے کے لیے اختیار کرتے ہین اور پھر اسکے نتائج مین واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون کی شان ملاحظہ کرتے ہین تو ان کی حالت بہت ہی قابل رحم نظر آتی ہے وہ نئے دن نئی شرارت اور نئی چال اختیار کرتے ہین ان کی غرض اور غایت یہ ہوتی ہے کہ سلسلہ عالیہ کی ترقی کو روک دین یا سلسلہ عالیہ کے امام و پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو رنج دین مگر جون جون وہ مخالفت مین ترقی کرتے ہین سلسلہ کی ترقی ایک مواج دریا کی طرح ہوتی جاتی ہے اور ہزارون سعید روحین اپنی بھلائی کے لیے اسمین داخل ہوتی جاتی ہین۔

پس جب وہ بیعت کے کالمون مین ہر ہفتہ بہت سے نام پڑھتے ہین تو انکے اندر ایک سوزش اور جلن شروع ہو جاتی ہے اور دوسری طرف وہ یہ دیکھتے ہین کہ حضرت اقدس انکی تحریرون اور تقریرون کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہین دیتے اور انکی رنجدہ باتون مین سے بھی ایک خوشی کا سامان نکال لیتے ہین تو ان بدقسمتون کی حالت پر ہمین اور بھی افسوس آتا ہے کاش یہ گالیون کے اشتہار لکانے والے بدزبان اور خطون کے ذریعہ گالیان دینے والے بیباک اسوقت حضرت اقدس کو دیکھین جب انکے خطوط یا اشتہار پہنچتے ہین! تو انہین معلوم ہو جاوے کہ ان خطوط اور اشتہارون کا کوئی اثر بھی ہوتا ہے؟ بجز اسکے کہ خدا کا صادق مسیح موعود انکو اپنی کامیابی کا ذریعہ اور خدا تعالے کی نصرت کا سامان قرار دے۔

وہ ان اشتہارون اور گالیون کے خطوط کو اپنی زراعت کی کھاد قرار دیتا ہے +

اے نادان اشتہار باز وا اور اسقدر بدزبانی کرنے والو تم خود ہی ہمکو بتاؤ کہ ایسے جری انسان پر جس کا قلب ایسا مطمئن اور منشرح ہے تم فتح حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہین۔

پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنی محنت کے بے سود ہونے پر اور اپنے اعمال کے حبط ہونے پر بھی اس کی مخالفت سے باز نہین آتے؟ خدا سے ڈرو اور خدا سے جنگ نہ کرو۔

مخالفون کی حد سے گذری ہوئی شرارتون اور تکلیفون کا جب کبھی کوئی ذکر حضرت مسیح موعود کے حضور ہوتا ہے تو آپ اکثر فرمایا کرتے ہین کہ ہماری رونق اور سلسلہ کی ترقی کے لیے مخالفون کا وجود ضروری ہے۔ ابوجہل اور اسکے ہم جنس نہوتے تو قرآن شریف ایسی عظیم الشان کتاب مین بجز چند احکام کے خدا تعالے کی جلالی پیشگوئیان اور معارف نہ ہوتے۔ اور قرآن شریف چند صفحون کی . . . ایک کتاب ہوتی۔ جس جس قدر مخالف اعتراض کرتے اور مخالفت کی راہین نکالتے ہین اسی قدر معارف اور حقایق نازل ہوتے اور خوارق کا وجود پیدا ہوتا ہے۔ کیا اس ایمان کے کوہ وقار انسان کو زمینی کیڑے ہلا سکتے ہین؟ ہرگز نہین۔ ونعم ما قیل۔

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
گر نیفتادے بخصمے کار در جنگ و نبرد
کے شدے جوہر عیان شمشیر خون آشام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
وا ز جہالت ہاست عز و قدر عقل تام را
حجت صادق ز بغض و جرح روشن تر بود
عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اسکا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا اقرار بھی کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقعہ ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع برحمت فرماتا ہے اپنا فضل اسپر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے اس لیے تم بھی اب ایسے ہوکر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے نماز سنوار کر پڑھو خدا جو یہان ہے وہان بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہان ہو تمہارے دلون مین رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھرون مین جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہین بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہین رہنا چاہیئے ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا نا راض نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے نماز اس لیئے نہین کہ ٹکرین ماری جاوین یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگین مارلین بہت لوگ ایسی ہی نمازین پڑھتے ہین اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہین یہ کچھ نہین۔

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنا گناہون کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہین ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہین پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری مین دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جسکا دل ڈرتا ہے اور نمازون مین اپنے دین اور دنیا کے لیے دعا کرو۔

طاعون جو دنیا مین آئی ہے اور اس نے لاکھون انسانون کو زیر زمین کر دیا ہے جس سے لاکھون بچے یتیم اور عورتین بیوہ ہوگئی ہین بلکہ کئی گھر بالکل تباہ ہو گئے اور خاندانون کے خاندان بے نام و نشان ہو گئے ہین یہ خدا تعالیٰ کا ایک غضب ہے جو انسانون کی غفلت اور حد سے بڑھی ہوئی شرارت اور انکار کیوجہ سے آیا ہے۔

خدا تعالیٰ کا قانون یہی ہے کہ جب انسان غافل ہو جاتا ہے اور طرح طرح کی بدکاریون اور فسق و فجور مین مبتلا ہو جاتا ہے تو اسوقت خدا کا غضب جوش مین آتا ہے۔ اسوقت بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہوگئی تھی کچھ تو خود گمراہ ہی تھے اور غفلت اور سستی انمین آگئی تھی سچے مذہب کے سچے عقاید کو چھوڑ بیٹھے تھے اور تمام اعمال صالحہ کی جگہ صرف چند رسومات نے لے لی تھی اسپر پادریون نے اور بھی مٹی پلید کی۔ انہون نے مختلف ذریعون سے اس بیہودہ مذہب کو جس مین ایک عاجز انسان کو جو مرگیا ہے خدا بنایا گیا لوگون کے سامنے عجیب عجیب رنگ دیکر پیش کیا اور اسکے خون کو گناہون کا کفارہ قرار دے کر بے باک زندگی بسر کرنے کی ترغیب دی۔ حیلہ جو طبیعتون کو ایک بہانہ مل گیا اور بہت سے مرتد ہو گئے اور اکثرون نے دین کی عظمت کو دل سے دور کر دیا۔ پادریون کے اس فتنہ کے ساتھ ہی یہ نقص پیدا ہوا کہ انگریزی تعلیم اور انگریزی وضع نے بھی ایک قسم کی نصرانیت پھیلا دی جسکے سرون مین آزادی ہی آزادی کا خیال بھر گیا۔ ادھر یورپ کے فلسفہ اور طبیعیات نے اپنی جدید تحقیقاتین جو پیش کین تو علما نے اپنی کمی معرفت اور علوم حقہ سے بے خبری کے باعث اور بھی نقصان اسلام کو پہونچایا یا ان مین سے بعض نے تو قرآن کریم کی تعلیمات کی اس فلسفہ کے مطابق ایسی تاویلین شروع کر دین جو خدا تعالیٰ کے کلام پاک کے منشا کے صریح خلاف تھین اور بعض نے سرے سے ان علوم جدیدہ کے پڑھنے والون کے اعتراضون پر انکو کفر کے فتوے دینے شروع کر دیئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی تعلیم نے جو آزادی پھیلا دی تھی اس نے مسلمانون کے گھرون مین پیدا ہوئے ہوئے بچون کو بالکل بے باک کر دیا۔ اور پھر ایک اور آفت یہ آئی کہ مسلمانون مین سستی اور غفلت تو پیدا ہو ہی چکی تھی۔ سچے عقاید کو چھوڑ کر قسم قسم کی بدعتین اور سلسلے خدا تعالیٰ کے سچے دین اور سلسلے کے خلاف پیدا کئے گئے اور مشرکانہ تعلیمات اور وظائف قائم کر لیئے۔

ان ساری آفتون کے ہوتے ہوئے جب خدا تعالیٰ نے اپنے قدیم قانون کے موافق محض اپنے فضل سے ایک بندہ بھیجا جو ان ساری مصیبتون کا چارہ گر اور مداوا تھا۔ ان لوگون نے ناحق اسے تکلیف دی اور اس کی مخالفت کے لیئے اٹھے۔ جب ان کی مخالفت اور شرارت حد سے بڑھ گئی اور خدا تعالیٰ کے حضور ان کی شوخیان اور گستاخیان اور بیجا ضد اور عداوت سے ملا ہوا انکار قابل سزا ٹھیر گیا تو اس نے اپنے وعدہ کے موافق اس بندہ کی تائید کے لئے طاعون بھیجا۔ ہمیشہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ اس مرض سے محفوظ رکھے اور اپنی پناہ مین لے۔ طاعون کوئی معمولی مرض نہین ہے اور نہ اسکے دورہ کا کوئی خاص نظام ہے بلکہ بعض اوقات یہ سالہائے دراز تک اپنا سلسلہ جاری رکھتی ہے اور اسوقت تو طاعون خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک خاص کام کیلئے مامور کیگئی ہے وہ لوگ غلطی اور گناہ کرتے ہین جو طاعون کو برا کہتے ہین یہ خدا کا فرشتہ ہے جو اسکے بندے کی سچائی پر ایک گواہی قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ (باقی آئندہ)

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمن

(اپنی جماعت سے خاص خطاب)

۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کو وہ بجے دن کے خدام حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوئے تو مختلف باتون کے تذکرہ کے اثناء مین فرمایا

مین بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہان کہین وہ ہین منع کرتا ہون کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ۔ مقابلہ اور مجادلہ نہ کرین اگر کہین کسی کو کوئی درشت اور نا ملایم بات سننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے مین بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہون کہ مین دیکھ رہا ہون کہ ہماری تائید مین آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگون پر حجت پوری ہو چکی ہے اسلیئے اب خدا تعالے نے اپنی طرف سے اس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے جو وہ اپنی سنت قدیم کے موافق اتمام حجت کے بعد کیا کرتا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ بدزبانیون اور فضول بحثون سے باز نہ آئین گے تو ایسا نہ ہو کہ آسمانی کارروائی مین کوئی تاخیر اور روک پیدا ہو جاوے کیونکہ اللہ تعالے کی عادت ہے کہ ہمیشہ اس کا عتاب ان لوگون پر ہوتا ہے جن پر اس کے فضل اور عطایات بے شمار ہون اور جنہین وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے وہ ان لوگون کی طرف کبھی متوجہ نہین ہوتا کہ انہین عتاب یا خطاب یا ملامت کرے جنکے خلاف اس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے چنانچہ ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے فاصبر کما صبر اولوا العزم ولا تستعجل لہم اور فرماتا ہے ولا تکن کصاحب الحوت۔ اور۔ فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض۔ الآیۃ یہ حجت آمیز عتاب اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت جلد فیصلہ کفار کے حق مین چاہتے تھے مگر خدا تعالے اپنے مصالح اور سنن کے لحاظ سے بڑے توقف اور حلم کے ساتھ کام کرتا ہے لیکن آخرکار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنون کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کا نام و نشان مٹا دیا اسی طرح پر ممکن ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیان افترا پردازیان اور بدزبانیان خدا تعالے کے سچے سلسلے کی نسبت سن کر اضطراب اور استعجال مین پڑین مگر انہین خدا تعالے کی اس سنت کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے اس لیے مین پھر اور بار بار تاکید حکم کرتا ہون کہ **جنگ و جدال کے مجمعون تحریکون اور تقریبون سے کنارہ کشی کرو**۔ اس لیے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنون پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالے نے اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے۔

تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤن اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس مین مشغول ہو جاؤ اس طرح اپنے تئین مستحق بناؤ خدا تعالے کی ان عنایات اور توجہات کا جنکا اس نے وعدہ فرمایا ہے اگرچہ خدا تعالے کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیان ہین جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہون گی مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ ہر قسم کے حسد کینہ بغض غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہون اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیون کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے والعاقبۃ للمتقین۔ اس لیے متقی بننے کی فکر کرو۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے ذکر کیا کہ حضور کی بیماری کی شدت مین میرے دل مین بہت رقت پیدا ہوئی تو مین نے بہت دعا کی اور اس طرح پر دعا کی کہ مولا کریم اسلام کی عزت۔ قرآن کی عزت۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور بالآخر تیری اپنی عزت اور جلال کے اظہار کا بھی اس وقت یہی ذریعہ ہے تو اس پر فرمایا۔

بیماری کی شدت مین جبکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ سعد کو یہ وار کر جائے گی مجھے بھی الہام ہوا اللہم ان اہلکت ہذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ یعنی اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین مین تیری پرستش کبھی نہوگی۔

فرمایا یقیناً یاد رکھو یہ سلسلہ اسوقت اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے قایم کیا ہے اگر یہ سلسلہ قایم نہ ہوتا تو دنیا مین نصرانیت پھیل جاتی اور خدائے وحدہ لاشریک کی توحید قایم نہ رہتی یا یہ مسلمان ہوتے جو اپنے ناپاک اور جھوٹے عقیدون کے ساتھ نصرانیت کو مدد دیتے ہین اور ان کے معبود اور خدا بنائے ہوئے مسیح کے لیئے میدان خالی کرتے ہین۔ یہ سلسلہ اب کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہوگا۔ یہ ضرور بڑھیگا اور پھولیگا اور خدا کی بڑی بڑی برکتین اور فضل اس پر ہونگے جب ہمین خدا کے زندہ اور مبارک وعدہ ہر روز ملتے ہین اور وہ تسلی دیتا ہے کہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہاری دعوت زمین کے کنارون تک پہونچاؤنگا پھر ہم کسی کی تحقیر یا گالی گلوچ پر کیون مضطرب ہون +

۵ اپریل ۱۹۰۲ء کی ایک تقریر

۵ اپریل ۱۹۰۲ء کی شام کو چند آدمی بیعت کے لیئے آئے ہوئے تھے آپنے بعد بیعت بظاہر انکو خطاب کر کے کل جماعت کو یون ہدایت فرمائی۔ (ایڈیٹر)

استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنیوالی چیز نہین ہے + جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالے اپنا فضل کرتا ہے۔

جس وقت انسان اللہ تعالے کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالے پہلے گناہ بخشدیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب

دارالامان مین پہلا زمانہ

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد
زمانہ را خبر از برگ و باخود بکنم

حضرت حجت اللہ علی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گذشتہ ایام ناسازی طبیعت کی وجہ سے وہ جلسہ جو بعد نماز مغرب مسجد مبارک مین ہوا کرتا تھا اس کی رونق اور لطف مین جو کمی ہو گئی تھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شفایاب ہو جانے پر پھر وہی مجلس اور وہی زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب بندگان عالی دو تین روز سے برابر تشریف لاتے اور بعد نماز مغرب حسب معمول اجلاس فرماتے ہین آپ کی طبیعت بحمد اللہ اب بالکل اچھی ہے کوئی شکایت بجز کسی قدر ضعف کے باقی نہین۔ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کی شام کو مختلف باتون کے تذکرہ مین یہ ذکر شروع ہوا کہ لوگ جناب کے اس فقرہ پر کہ مسیح اور حسین سے بڑھ کر ہون بہت چھلا رہے ہین۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دنیا مین دو قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک تو وہ جو خواہ مخواہ بلا کسی قسم کے استحقاق کے اپنے تیئن محامد۔ مناقب اور صفات محمودہ سے موصوف کرنا چاہتے ہین گویا وہ یہ چاہتے ہین کہ خدا تعالےٰ کی کبریائی کی چادر آپ اوڑھ لین۔ ایسے لوگ لعنتی ہوتے ہین۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہین جو طبعًا ہر قسم کی مدح وثنا اور منقبت سے نفرت اور کراہت کرتے ہین اور اگر وہ اپنے اختیار پر چھوڑ دیے جاوین تو دل سے پسند کرتے ہین کہ گوشہ گمنامی مین زندگی گذار دین۔ مگر خدا تعالےٰ اپنے مصالح اور باریک حکمتون کی بنا پر ان کی تعریف اور تمجید کرتا ہے اور درحقیقت ہونا بھی اسی طرح چاہیئے۔ کیونکہ جن لوگون کو وہ مامور کر کے بھیجتا ہے ان کی ماموریت سے اسکا منشا ریہ ہوتا ہے کہ اسکی حمد وثنا اور جلال دنیا مین ظاہر ہو اگر ان ماموروں کی نسبت وہ یہ کہے کہ فلان مامور جسے مین نے مبعوث کیا ہے۔ ایسا نکما بزدل۔ نالایق۔ کمینہ۔ سفلہ اور ہر قسم کے فضایل سے عاری اور بیگانہ ہے تو کیا خدا تعالےٰ کی اس کے ذریعہ سے کوئی صفت قایم ہو سکے گی۔ حقیقت مین خدا کا ان کی تمجید اور مدارج اور فضایل بیان کرنا اپنے ہی جلال اور عظمت کی تمہید کے لیے ہوتا ہے۔

وہ تو اپنے نفس سے بالکل خالی ہوتے ہین اور ہر قسم کے مدح وذم سے بے پروا ہوتے ہین چنانچہ سالہا سال اس سے پہلے جبکہ نہ کوئی مقابلہ تھا نہ گردوپیش مین کوئی مجمع تھا نہ یہ مجلس اور نہ کوئی تمہید تھی اور نہ دنیا مین کوئی شہرت تھی۔

خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ مین میری نسبت یہ فرمایا کہ یحمدک اللہ من عرشہ۔ نحمدک ونصلی۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وافتخارًا للمومنین۔ یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک۔ انک باعیننا۔ یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی۔ یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی۔ بورکت یا احمد وکان ما بارک اللہ فیک حقا فیک۔ شانک عجیب۔ واجرک قریب۔ انی جاعلک للناس اماما۔ انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی الارض والسماء معک کما ہو معی۔ وسرک سری انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی سبحان اللہ تبارک وتعالےٰ زاد مجدک۔ سلام علیک جعلت مبارکا۔ وانی فضلتک علی العالمین ولقد کرمنا بنی آدم وفضلنا بعضہم علیٰ بعض۔ دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ وان علیک رحمتی فی الدنیا والدین۔ والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علیٰ عینی۔ یحمدک اللہ ویمشی الیک۔ خلق آدم فاکرمہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ انت معی وانا معک خلقت لک لیلا ونہارا۔ اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک۔ انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق۔ ویعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس۔ ولو لم یعصمک الناس یعصمک اللہ۔ انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ۔ کمثلک درلا یضاع انت الشیخ المسیح وانی معک ومع انصارک۔ وانت اسمی الاعلیٰ۔ وانت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلۃ المحبوبین۔ علیک برکات وسلام۔ سلام قولا من رب رحیم۔ مظہر الحق۔ وانت منی مبدء الامر۔ وما ینطق عن الہوے ان ہو الا وحی یوحی۔

فرمایا مین اپنے قلب کو دیکھ کر یقین کرتا ہون کہ کل انبیاء علیہم السلام طبعًا ہر قسم کی تعریف اور مدح وثنا سے کراہت کرتے تھے مگر جو کچھ خدا تعالےٰ نے انکے حق مین بیان فرمایا ہے اپنے مصالح کی بنا پر فرمایا ہے اور مین خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ الفاظ میرے الفاظ نہین

خدا تعالےٰ کے الفاظ ہین - اور یہ اس لیے کہ خدا تعالےٰ کی عزت اور جلال اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت اور جلال خاک مین ملا دیا گیا ہے اور حضرت عیسےٰ اور حضرت حسین کے حق مین ایسا غلو اور اطرا کیا گیا ہے کہ اس سے خدا کا عرش کانپتا ہے -

اب جبکہ کروڑہا آدمی حضرت عیسےٰ کی مدح و ثنا سے گمراہ ہو چکے ہین اور ایسا ہی بے انتہا مخلوق حضرت حسین کی نسبت غلو اور اطرا کرکے ہلاک ہو چکی ہے تو خدا کی مصلحت اور غیرت اسوقت یہی چاہتی ہے کہ وہ تمام عزتون کے کپڑے جو بے جا طور پر ان کو پہنائے گئے تھے ان سے اتار کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالےٰ کو پہنائے جاوین پس ہماری نسبت یہ کلمات درحقیقت خدا تعالےٰ کی اپنی عزت کے اظہار اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لیے ہین

فرمایا مین حلفاً کہتا ہون کہ میرے دل مین اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب . . . . اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کرون میری تمام تر خوشی اسی مین ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا مین قایم ہو مین یقیناً جانتا ہون کہ میری نسبت جسقدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتین اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہین یہ بھی درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف راجع ہین اس لیے کہ مین آپ کا ہی غلام ہون - اور آپ ہی کے مشکوۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہون اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہین اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعوے کرے کہ مین مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مامور ہون اور خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہون تو وہ مردود اور مخذول ہے خدا تعالےٰ کی ابدی مہر لگ چکی ہے اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازہ سے آ نہین سکتا ہے بجز اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے -

---

۳۱ - مئی ۱۹۰۲ء

شرک تین قسم کا ہے اول یہ کہ عام طور پر بت پرستی درخت پرستی وغیرہ کی جاوے یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلان کام نہوتا تو مین ہلاک ہو جاتا یہ بھی شرک ہے تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے - موٹے شرک مین تو آجکل اس روشنی اور عقل کے زمانہ مین کوئی گرفتار نہین ہوتا - البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ مین شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے + طاعون کے پھیلنے پر یہ کوئی خیال نہین کرتا کہ شامت اعمال سے پھیلی ہے - اور اور اسباب کیطرف توجہ کرتے ہین

نماز اپنی زبان مین نہین پڑھنی چاہیئے خدا تعالےٰ نے جس زبان مین قرآن شریف رکھا ہے اس کو چھوڑنا نہین چاہیئے - ہان اپنی حاجتون کو اپنی زبان مین خدا تعالےٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے بیان کر سکتے ہین مگر اصل زبان کو ہرگز نہین چھوڑنا چاہیئے - عیسائیون نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا کچھ بھی باقی نہ رہا -

---

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون سے کوئی جگہ باقی نہ رہیگی - جیسے فرمایا ہے ان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا - الآیۃ اس سے لازم آتا ہے کہ کوئی قریہ مس طاعون سے باقی نہ رہے اس لیئے قادیان کی نسبت یہ فرمایا انہ اوی القریۃ یعنے اس کو انتشار اور اغراق القری سے اپنی پناہ مین لے لیا - سزائین دو قسم کی ہوتی ہین ایک بالکلیہ ہلاک کرنیوالی جس کے مقابلہ مین فرمایا لولا الاکرام لہلک المقام یعنی یہ مقام ہلاکت سے بچایا جاویگا - دوسری قسم سزا کی بطور تعذیب ہوتی ہے غرض خدا تعالیٰ نے قادیان کو ہلاکت سے محفوظ رکھا ہے اور تعذی سزا ...

دانے کا کیا وجود ہوتا ہے لیکن جمع کئے جاوین تو سیری کا موجب ہو جاتا ہے - ایک سیر خام مین قریباً ۱۵ ہزار کے دانہ ہوتے ہین جس سے ایک آدمی بخوبی سیر ہو جاتا ہے اسی طرح پر آیات اللہ کو اگر جمع کیا جاوے اور قدر کی جاوے تو وہ روحانی سیری کا موجب ہو جاتی ہین ہمارے نشانات کو اگر یکجائی طور پر دیکھا جاوے تو ان کی قوت اور شوکت معلوم ہوتی ہے -

---

آج کل جو ایک پہاڑ کی وجہ سے جزائر غرب الہند مین سنیٹ پیری اور مارٹینک ہلاک ہوئے ہین ان کے متعلق تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا لوط کی بستی پر بھی اسی طرح پتھر برسے جیسے کوہ آتش فشان سے پڑتے ہین - یہ قانون قدرت ہے - موجودہ واقعہ جو ہلاکت کا ہوا ہے یہ مسیح کے زمانہ کا ایک نشان ہے -

---

ہم قرآن کریم کے ذریعہ توریت کی اصلاح کرنا چاہتے ہین توریت کے ذریعہ قرآن کی اصلاح کرنا نہین چاہتے - توریت کا مقابلہ ہی قرآن سے کیا ہے جہان قرآن اور توریت کا اختلاف ہے وہان صاف نظر آتا ہے کہ توریت مین ایک گند اور جھوٹ ہے جو بعد مین ملایا گیا ہے -

---

انبیاء اور ماموز ہمیشہ کزرع آتے ہین ابتدا مین حقیر اور ذلیل نظر آتے ہین فلسفی انکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے لیکن آخر خدا تعالیٰ کی قدرت کا

دو سوالوں کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال در بارہ وجوب عشر اراضی ہندوستان جسمیں خراج سرکار ادا کیا جاتا ہے از طرف نمبردار موضع بدنوالہ نمبر ۱۰۲ تحصیل لائل پور-

ہندوستان مین اراضی مزروعہ جس مین سے سرکار کو خراج دیا جاتا ہے عشر دینا واجب ہے یا نہین-

الجواب- ہندوستان مین اکثر اراضی عشری نہین معلوم ہوتی کیونکہ جو تعریف اراضی عشری کی مجتہدین نے لکھی ہے وہ اکثر جگہ صادق نہین آ سکتی وجہ یہ ہے کہ ہدایہ وغیرہ مین اراضی عشری کی تعریف یہ لکھی ہے - وکل ارض اسلم اہلہا او فتحت عنوۃ وقسمت بین الغانمین فہی ارض عشر- یعنی جس ملک کے لوگ طوعاً خود مسلمان ہو جاوین یا وہ ملک بادشاہ اسلام کے ہاتھ سے بزور فتح کیا گیا ہو اور غانمون مین تقسیم کیا گیا ہو تو اس ملک کی زمین عشری قرار دیجاتی ہے ظاہر ہے کہ ہندوستان کی زمینون مین سے اکثر زمین ایسی نہین معلوم ہوتی کہ جسپر یہ تعریف پوری صادق آجاوے اور نیز سوا اس تعریف کے دیگر مجتہدین نے جو تعریف عشری زمین کی لکھی ہے وہ بھی صادق نہین آتی بسبب طوالت کے بیان وہ تعریف اور عدم صدق اسکا اکثر یہان کی اراضی پر اس خط مین نہین کیا جا سکتا لہذا وجوب عشر کا ہندوستان کی کثر اراضی پر شرعاً نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اراضی عشری ہی نہین ہے ہان اگر کوئی اراضی ایسی ہو جسپر تعریف عشری زمین کی صادق آتی ہو اور نیز خراج بھی گورنمنٹ مین ادا کیا جاتا ہو تو اس زمین پر عشر واجب ہوگا-

وجہ ثانی یہ ہے کہ کل اراضی ہندوستان پر الا ماشاء اللہ مالگذاری سرکار یا اقل درجہ نذرانہ جو ایک قسم کا خراج ہے بحکم سرکار ادا کرنا ایسا واجبات سے ہے کہ ایک دستور قدیم اور معروف مین داخل ہو گیا ہے اور ہر ایک امر معروف اور معقول مین خواہ اپنے نزدیک محبوب ہو یا خلاف مرضی ہو سرکار کے حکم اطاعت اور تعمیل فرض ہے اگر کوئی کہے کہ مسلمان کو خراج کا ادا کرنا کیسا تو جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام سے بھی ادا کرنا خراج کا ثابت ہے چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہے وقد

صح ان الصحابۃ اشتروا اراضی الخراج

وکانوا یودون خراجہا فدل علی جواز الشراء

واخذ الخراج وادائہ للمسلم من غیر کراہۃ

بیہقی وغیرہ مین ایسی روایات بھی موجود ہین پس جبکہ ادائے خراج صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو گیا تو یہ خراج یعنے مالگذاری سرکار یا نذرانہ داخل خزانہ سرکار کرنا منجملہ معروف کے ہو گیا اور امر معروف مین اطاعت حکام کی واجب ہے طوعاً وکرہاً جیساکہ احادیث بخاری وغیرہ سے ثابت ہے کہ ان لا ننازع الامر اہلہ یعنی حکام سے امر معروف مین مخالفت کرنا پسند و ناپسند امور مین جائز نہین ہے کذا ہو سیاق اور جبکہ ان اراضی سے خراج گورنمنٹ مین داخل کیا جاتا ہے تو خراج اور عشر کا جمع کرنا واجب نہین ہے - جیساکہ ہدایہ مین ~~ہے کہ~~ ولا عشر فی الخارج من ارض الخراج یعنی زمین خراجی مین پیدا وار پر عشر واجب نہین ہے ابن ہمام اسپر لکھتے ہین وغالب الظن

ان الخلفاء من عمر وعثمان وعلی لم یاخذوا

عشرا من ارض الخراج والا لنقل کما نقل

تفاصیل اخذہم الخراج یعنی ظن غالب

یہی ہے کہ خلفاء راشدین حضرت عمر و عثمان اور علی نے زمین خراجی سے عشر نہین لیا ورنہ روایات مین ضرور مروی ہوتا جیساکہ اور تفاصیل جزئیہ اخذ خراج کے منقول وماثور ہوئین ہین لہذا ان اراضی پر جو خراج سرکار ادا کیا جاتا ہے ان پر ادا کرنا عشر کا واجب نہین ہے

ہدایہ مین لکھا ہے ولنا قولہ علیہ السلام لا

یجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم ولان

احدا من آئمۃ العدل والجور لم یجمع

بینہما وکفی باجماعہم حجۃ ولان الخراج

یجب فی ارض فتحت عنوۃ وقہرا

والعشر فی ارض اسلم اہلہا طوعاً والوصفان

لا یجتمعان فی ارض واحدۃ وسبب الحقین

واحد وہو الارض النامیۃ الا انہ یعتبر

فی العشر تحقیقا وفی الخراج تقدیرا ولہذا

یضافان الی الارض- ترجمہ یعنی ہماری دلیل حدیث آنحضرت صلعم کی ہے - کہ مسلمان کی زمین مین عشر اور خراج دونون جمع نہین ہوتے ہین اور نیز کسی نے سلاطین وخلفاء اسلام مین سے خواہ وہ عادل ہون یا غیر عادل عشر اور خراج کو جمع نہین کیا اور یہ اونکا اجماع واسطے ہونے حجت شرعی کے کافی ہے اور نیز خراج اس اراضی مین ہوتا ہے جو بزور فتح کی گئی ہو اور عشر اس اراضی ہے جسکے اہل اور سکان اپنی رغبت سے اسلام مین داخل ہوئے ہون اور یہ دونون وصف مختلف ایک اراضی مین مین جمع نہین ہو سکتے- اور نیز عشر اور خراج کے وجوب کی علت ایک ہی ہے یعنے پیداواری زمین کی- ہان البتہ عشر مین ضرور ہے کہ پیداوار بالفعل ہوتی ہو اور خراج مین فعلیۃ ضرور نہین ہے بلکہ افتادہ زمین پر بھی ہو سکتا ہے - کیونکہ کسی نہ کسی وقت مین کاشت اسمین ہو سکتی ہے اور اسی لیئے عشر و خراج دونون زمین ہی کیطرف منسوب کیے جاتے ہین نہ ذوات انسان کیطرف

تنبیہ ضروری۔ ہان اس مین شک نہین ہے کہ نصوص کتاب اللہ نے اراضی مزروعہ مین وقت درو کے اور خرمن کرنے کے مساکین کے حقوق بھی ضرور قرار دیئے ہین کما قال اللہ تعالے واٰتوا حقہ یوم حصادہ یعنی دو حق اسکا دن کاٹنے اسکے کے اور قصہ اصحاب الجنۃ کا جو سورہ نون والقلم مین مذکور ہے جس مین اللہ تبارک وتعالے نے اونکا قول ان لا یدخلنہا الیوم علیکم مسکین نقل فرمایا ہے اور حق مسکین کے روکنے پر عذاب نازل کیا ہے کما قال تعالے فی اخر الرکوع کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اراضی پیداوار پر بوقت درو اور خرمن کرنے کے حق مسکین کا نکالنا مسلمانو پر واجب ہے۔ چونکہ تحدید اس حق کی قران مجید مین بیان نہین فرمائی گئی لہذا اسکی تحدید باختیار خود دو طرح سے ہوسکتی ہے یا توحسب الارشاد علے الموسع قدرہ وعلے المقتر قدرہ یعنی گنجایش والے پر بموجب اوس کی مقدرت کے اور تنگی والے پر حسب اس کی مقدرت کے دیا جاوے جیسا کچھ کہ ہو اور یا بقدر نصاب زکواۃ کے پیداوار کا اندازہ کر لیا جاوے کیونکہ پانچ وسق اسوقت مین بقدر نصاب زکواۃ کے ہی ہوتا تھا اور پھر چالیسوان حصہ مثل زکواۃ کے اس پیداوار مین سے حقوق مساکین کے لیے نکالا جاوے پس یہ تحدید زمیندار و معافیدار کی ہمت اور استعداد پر موقوف ہے چونکہ اللہ تعالے اسوقت کے زمینداروں کی تنگی حال سے واقف تھا لہذا اوس رحمن ورحیم نے اپنے کلام پاک ازلی وابدی مین اس حق کی تحدید اور تعیین بیان نہین فرمائی اور عدم تحدید مین بھی سر الٰہی تھا ورنہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی خاص تحدید اسکو منظور اور مرکوز ہوتے اور پھر بھی اسکو بیان نہ فرماتا اور اپنے کلام پاک کو نعوذ باللہ ناقص رکھتا۔ اب جو ہم دستور زمینداران پر نظر کرتے ہین تو مشاہد ہے کہ یہ حقوق مساکین کے سر اراضی کاشت پیشہ زمینداران و معافیداران بوقت درو و درخرمن کے نکالتے بھی ہین اور کوئی زمیندار یا معافیدار الیسا بخیل اور کمبخت نہین جو پیداوار اراضی پر کچھہ نہ کچھہ حقوق مساکین کے نہ نکالتا ہو۔ فقط۔

کتبہ السید محمد احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال دربارہ قربانی غنم از طرف نمبر دار موضع بڈ اوالہ نمبر ۱۰۲ تحصیل لایل پور۔ قربانی مین بکرا ایک سال کا درست ہے یا دو سالہ ہونا ہی ضروری ہے۔

الجواب۔ بکرا ایک سالہ بھی قربانی مین درست ہے عربی مین ایک سال کے بکرے کو مسنہ کہتے ہین اور ثنی بھی کہتے ہین یعنے دو دانت کا حواشی اور شروح احادیث وفقہ مین اس کی تفصیل لکھی ہے چنانچہ ہم اسکی تفصیل ہدایہ سے لکھتے ہین۔ والثنی منہا (ای من الضان) ومن المعز ابن سنۃ ومن البقر ابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنین۔ ترجمہ ثنی یعنے دو دانت والا دنبہ ہو یا بکرا ایک سال کے بعد ہو جاتا ہے اور گائے بیل دو برس مین دو دانت والا ہو جاتا ہے اور اونٹ دو دانت کا پانچ برس کے بعد ہوتا ہے اور حاشیہ ابن ماجہ مین فاضل سندی لکھتا ہے الثنیۃ ای المسنۃ وہی التی بلغت سنتین[ف] یعنے ثنیہ اور مسنہ دو دانت کا ہوتا ہے اور شارع علیہ السلام کیطرف سے اس مسئلہ مین توسع معلوم ہوتی ہے چنانچہ حدیث مسلم مین ہے۔ لاتذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ مسلم۔ یعنے قربانی نہ کرو سوائے ایک برس کی عمر والے کے مگر جبکہ تم پر دشواری اور عسر ہو تو پھر جذعہ۔ یعنے چھہ ماہ کا دنبہ بھی قربانی کرلو۔ بہرحال بکرے اور دنبہ مین یہ فرق ہے جو مذکور ہوا ترمذی مین لکھا ہے وقد اجمع اہل العلم ان لا یجزی الجذع من المعز وقالوا انما یجزی الجذع من الضان۔ یعنے اہل علم کا اس مسئلہ مین اتفاق ہے کہ چھہ ماہ کا بکرا قربانی مین کافی نہین ہے اور اگر دنبہ ہو تو چھہ ماہ کا بھی جائز ہے حدیثون پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے اس مسئلہ مین کہین رخصت پر بھی عمل کرایا ہے جیسا کہ ابن ماجہ مین ہے کنا مع رجل من اصحاب رسول اللہ صلعم یقال لہ مجاشع من بنی سلیم فعزت الغنم فامر منادیا فنادی ان رسول اللہ صلعم کان یقول ان الجذع یوفی مما توفی منہ الثنیۃ یعنے آنحضرت صلعم نے بوقت گرانی بھیڑ بکری دنبہ کی منادی کرادی کہ چھہ ماہ کا دنبہ یا بکرا کافی ہے بجائے ایک برس کے دنبہ یا بکرے کے اور کسی جگہ عزیمت پر عمل کرایا ہے جیسا کہ لاتذبحوا الا مسنۃ مین گذرا۔ لہذا ہمکو بھی رخصت اور عزیمت دونون کا لحاظ کرنا ضروری ہے

[ف] سنتین تثنیہ سِن کا معلوم ہوتا ہے۔ جو بمعنی دانت کے ہے چنانچہ تقسیم اوس کیطرف ایک برس کی غنم مین اور طرف دو برس کی گائے بیل مین اور طرف پانچ برس کی ابل مین اسپر دلالت کرتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ۔

پس ایک غریب کیواسطے چھ ماہ کا دنبہ بھی جائز ہے اور اس کے لئے رخصت ہے اور تو انگرا ور امراکے لئے افضل دو سال کا ہے جو عزیمت بھی ہے۔ لیکن ایک جانب پر اصرار کرکرا یکطرف کو فرض اور واجب قرار دیدینا خلاف مراد شارع کے ہے کیونکہ عتود کی نسبت بھی حاشیہ بخاری مین اختلاف لکھا ہے عتود بفتح المہملہ وضم المثناۃ الخفیفہ ہومن اولاد المغرما قوی ورعی واتی علیہ حول وقال ابن بطال العتود الجذع من المغر ابن خمسۃ اشہر اف ہومن اولاد المغر ما صتہ مارعی ولم یبلغ سنتہ ک وفی المحکم العتود الجدی الذی استکرش وقیل الذی بلغ السفاد ۱۲ سفد الذکر علی الانثی تصرب وعلم سفادا بالکسر نزا ۱۲ قاموس ۶ ستہ

حررہ سید محمد احسن

کوہ آتش فشان کی غارتگری

جزائر غرب الہند مارٹینک سینٹ پیری اور اسینٹ ونسینٹ کی تباہی کے مختصر حالات ہفتہ گذشتہ مین معلوم ہوئے تھے چشم زدن مین ہزارہا جیتی جاگتی مخلوق کا فنا ہوجانا سخت ہولناک واقعہ ہے جس کی خیال مین تصویر کھینچنا مشکل ہے۔ اس کے بعد جو خبرین متواتر آتی رہی ہین وہ حادثہ کی بربادی اور وسعت کو اس سے بہت زیادہ تبلاتی ہین جو شروع کے مبہم تاربرقیون سے ظاہر ہوتا تھا۔

آتش فشان پہاڑ کم وبیش ہر ایک بر اعظم مین موجود ہین۔ بعض مین سے ہر وقت آگ کے شعلے اور کم وبیش دھوان نکلتا ہے بعض اس قسم کے ہین کہ جنکا آتش خیز مادہ خارج ہوچکا ہے۔ اور اب ٹھنڈے ہوگئے ہین۔ بعض مین گرم چشمے جاری ہین جن مین گندھک کے اجزا پائے جاتے ہین۔ ہندوستان مین بھی کوہ آتش فشان کا ایک نمونہ ضلع کانگڑہ مین موجود ہے جہان ہر سال ہزارہا اہل ہنود زیارت کو جاتے ہین

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آتش فشان پہاڑ کا اندرونی مادہ دفعۃً جوش مین آجاتا ہے سخت زلزلہ کی سی صورت پیدا ہوتی ہے اور نہایت ہولناک گڑگڑاہٹ کی آواز گونجتی ہے گویا صدہا توپون کے فیر ہورہے ہین اور پھر ایک رقیق مادہ پگھل کر بہ نکلتا ہے راکھ اور پتھرون اور معدنی اشیاء کے ٹکڑے میلون تک اُڑ کر جاتے ہین اور سطح زمین پر دور تک راکھ کا فرش بچھ جاتا ہے رقیق مادہ جسکو لاوا کہتے ہین۔ ایک دریائے آتش ہوتا ہے وہ ہر شے کو جلاکر خاکستر بناتا جاتا ہے اور بعض دفعہ سخت زہریلی ہوائین غار کوہ سے نکلتی ہین اور ہر ایک جاندار کی موت کا باعث ہوتی ہین ؎

دو ہزار برس کا عرصہ گذرا اٹلی کے آتش فشان پہاڑ سوویس کے خروج سے دو نہایت خوبصورت شہر ہرکولینیم اور پومپئی بالکل تباہ ہوگئے تھے جن کے کھنڈرات ابتک سیاحون کے لئے ایک حسرتناک نظارہ ہین ؎

۱۸۸۳ء مین اسی قسم کا ایک بربادی بخش حادثہ کراکاٹوا مین واقع ہوا تھا جبکہ جزیرہ مذکور کا دو تہائی حصہ غارت ہوگیا اور اس کیساتھ ہی سمندر مین طغیانی آئی جس سے ساحل جاوا وسماٹرا کے ۳۰۰ دیہات دریا برد ہوگئے اور ۳۵ ہزار جانین ضائع ہوئین یہ بربادی کوہ آتش فشان کے خروج کا بالواسطہ نتیجہ تھا ؎

جزائر غرب الہند جہان آٹھ ماہ حال کو قیامت بپا ہوئی۔ امریکہ کے قریب بحر اوقیانوس مین ایک مجمع الجزائر ہے مارٹینگ اور سینٹ پیری اہل فرانس کی نوآبادیان ہین جزیرہ مارٹینک کا طول ۴۳ میل۔ عرض ۱۹ میل اور رقبہ ۳۸۰ مربع میل ہے زیادہ تر آبادی کریول قوم اور حبشیون اور دوغلی نسلون کی تھی سینٹ پیری ایک تجارتی منڈی تھی اور مشہور بندرگاہ ۔ ایک کروڑ ۷ لاکھ روپیہ کی کھانڈ سال بھر مین یہان سے طیار ہوکر یورپ کو جایا کرتی تھی ؎

جزیرہ سینٹ ونسینٹ مین انگریزی عملداری ہے اس کا طول ۱۹ میل اور عرض ۱۱ میل اور رقبہ ۱۳۴ میل مربع ہے ۔ ان تمام جزیرون مین ایک پہاڑ کا سلسلہ جس کی بلندی کسی کسی جگہ ۵ ہزار فٹ تک ہے گذرتا ہے جس کی آتش فشانی کے نشان گندھک کے نکلنے اور گرم چشمون کے جاری رہنے اور ایک گرم پانی کی جھیل کے موجود ہونیسے مخفی نہین تھے۔ تاہم یہ کسیکو گمان نہین تھا۔ کہ وہ دفعۃً ایسی آفت ڈھائیگا۔ قدرت کی مخفی طاقتون اور آسمانی انتظام سے کون واقف ہے کہ دم بھر مین کیا ہونیوالا ہے

مارٹینک اور سینٹ ونسینٹ مین مخلوق کی مصیبتون اور بربادیون کا حال بیان نہین ہوسکتا تمام سطح زمین پر انقلاب کا عمل ہورہا ہے بعض دریا خشک ہورہے ہین۔ اور بعض طغیانی پر آرہے ہین جو موت سے بچے وہ فاقہ کا شکار ہورہے ہین تنہا مارٹینگ مین ۵۰ ہزار آدمیون کی یہ حالت ہے کہ کہین بیٹھنے کو ٹھکانا نہین ہے سینٹ ونسینٹ کی شمالی سمت سے شعلے اُٹھ رہے ہین اور وہان کسی کے جانے کی ہمت نہین ہے۔ نقشون کے دارکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ مارٹینگ کے لوگ پہاڑ کے خروج سے زہریلی گیسون کے نکلنے سے ایک آن کی آن مین دم گھٹ کر مرگئے

گذشتہ اتوار کو گرد ونواح کے جزیرونکے حکام سینٹ پیری کے کھنڈرات دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ جزیرہ پر دھند اور غبار چھایا ہوا تھا۔ رقیق مادہ جو کوہ آتش فشان سے بہ کر نکلا۔ بندرگاہ کے گھاٹون پر پڑا ہوا تھا اور بیشمار نعشین ادھر اُدھر سمندر مین تیرتی پھرتی تھین جنکو دریائی جانور چٹ کر رہے تھے۔ کبھی ایسی گرم ہوا آتی گویا دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور کبھی تخ جیسی سرد ہوا کے جھونکے بارش کے ساتھ۔ وہ کہتے ہین کہ شہر ابتک جل رہا ہے اندر داخل ہونا مشکل ہے بازارون کی شکل اس قدر بدل گئی ہے کہ پہچان نہین سکتے کہ یہ کون بازار ہے مردہ نعشون کے ڈھیر کے ڈھیر جابجا

قال الازھری لیس معنی اسنان البقر والشاۃ ... طلوع النبتۃ ۱۲ مصباح المنیر ایضاً ابن ماجہ ... من الجذع من الضان اضحیۃ ۱۲ مسلم

سرنگون پڑے ہوئے ہین سینٹ پیری
کے بعض مکانات صحیح وسالم تھے لیکن
ان کے رہنے والے مرے پڑے ہین
سینٹ پیری کی تیس پچیس ہزار
آبادی سے صرف ۳۰ آدمی بچے لیکن
ان مین سے بھی ۱۸ جہاز پر مر گئے اور
باقی شفاخانہ مین زیر علاج ہین جنمیں
سے صرف ۴ کے جانبر ہونیکی امید ہے مارٹنیک
کی آبادی ۲ لاکھ ۱۰ ہزار تھی جسمین سے چالیس
پچاس ہزار کا صفایا ہوگیا۔ بعد کی خبرون
سے واضح ہوا کہ سینٹ پیری مین اور
بھی جانین بچی ہین وہان سے ۴۵۰
آدمی ایک سٹیمر فورٹ ڈی فرانس مین
آیا۔ ان لوگون نے ایک بلند مقام
پر پناہ لی تھی اور ان کے چارون طرف
آگ کا دریا موجین مارتا تھا۔

اگرچہ لاوا کا خروج ۵ ماہ حال کو
شروع ہوا تھا۔ اور گورنر نے ایک
کمیشن مقرر کی جس نے تاریخ کو رپورٹ
بھیجی کہ کچھ اندیشہ کا مقام نہین
ہے مگر دوسرے ہی روز آفت نازل
ہوگئی۔ سینٹ پیری کے علاوہ اور
بھی تین بستیان برباد ہوگئین۔ راکھ
گرد اور دھوئین کے بادل ڈنڈورڈ
تک چھائے ہوئے ہین جو ۵۰ میل
پر واقع ہے الغرض جو خبرین آتی ہین
صورت حال کو زیادہ سے زیادہ تباہی
بخش ثابت کرتی ہین ✝

بشنو بشنو بیا بیا اے قوم

اے پنجاب کے مسلمانون! اپنی
جانون پر ظلم نہ کرو اور میری آواز پر
کان دھرو۔ اب تو خداوند تعالے کے غضب
نے سارے پنجاب کو چارون طرف سے
گھیر لیا ہے اور بے انتہا جانین تلف
ہو رہی ہین اور تمہارے یہ خیال ہین
کہ یہ بھی ہیضہ کی بیماری کی
طرح چند روز تاراج کر کے نکل جاویگی

نہین بلکہ یہ وہ بیماری ہے جو مدتون
رہتی اور جہان پر آجاوے وہان
کے باشندے کیا انسان کیا حیوان
سب کو چٹ کر جاتی ہے گویا ٹڈی دل
کی طرح نہ گیہون کے درخت کو چھوڑتی
ہے اور کھنگ کے درخت کو بالکل ویرانہ
بنا دیتی ہے اور اسی بنا پر گورنمنٹ
کیطرف بھی اسکے روکنے کیواسطے
بڑا تردد کیا جا رہا ہے اس واسطے
تم لوگون کو مناسب کہ تم اپنے آپ پر
رحم کھا کر اس نسخہ سے فائدہ اٹھاؤ
جو حضرت امام الوقت نے تمہارے
سامنے پیش کیا ہے یعنے تم سچے اور
اضطرار دل کے ساتھ اللہ تعالے کے
حضور توبہ اور زاری کرو اور اس نذیر
جس نے صدی کے سر پر اللہ تعالے
کی سنت پر ظاہر ہو کر تمکو انذار پر
تم نے اس کی آواز کو نہ سنا بلکہ الٹا
اس کو جھٹلایا اور مذاق بازی سے
کام لیکر خدا کے غضب کو بھڑکایا۔
التجا کرو کہ وہ دعا کرین کہ تم پر سے
یہ غضب اٹھا لیا جاوے تمہارا
مذاق بازیون پر اللہ تعالے ان کو
خبر دے چکا ہے اور تم اسے
سن چکے ہو کہ دنیا مین ایک نذیر
آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔
لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور
زور آور حملون سے اس کی سچائی
کو ظاہر کر دے گا سو یاد کر لو کہ
یہ وہی زور آور حملے ہین۔ پس اگر
تم خدا کے اس غضب سے امان
چاہتے ہو تو اپنے آپ کو پاک صاف
بنا کر گوش دل سے امام الوقت کی
باتون پر کان دھرو اور خدا کے
واسطے اسکا مذاق نہ اڑاؤ ان بے باکانہ
باتون سے باز آجاؤ۔ اور اپنے اندر
پاک تبدیلی پیدا کر کے اضطرارون کی
سی شکل بنا کر خدا سے نصرت چاہو
اور اس امام کو خدا کے حضور اپنا وکیل
بنا کر خدا سے امان مانگو اور یقین کر لو

کہ خداوند کریم اس کی دعا کو ضرور ضرور
سنے گا اور تم لوگ بچ جاؤ گے اور اگر
تم ایسا نہین کروگے تو یاد رکھو کہ آخر
پشیمان اور شرمندون کی طرح تم کو ایسا
کرنا پڑے گا لیکن اس وقت تک
کہ تم کو پشیمان ہو تمہارے بہت سے
عزیز اور اقارب تم سے جدا ہو چکے
ہونگے اور اے لاہور اور امرتسر
شہرون کے مسلمانون تم کسی نا سمجھ
جو رفروش گندم نما باتون مین نہ
آجانا کہ تمہارے شہرون مین طاعون
نے دخل نہین کیا یا نہین کریگا بلکہ
یاد کر لو کہ امام الوقت نے تحدی سے
تم لوگون کو آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم لوگ
توبہ اور استغفار سے کام نہین لوگے
تو ضرور طاعون تمہارے شہرون مین
آویگا۔ اور یہ مین کہتا ہون کہ دیر آید
درست آید۔ ایسا درست ہو کر نہ آوے
کہ تمکو درست بنا کر چھوڑے اور جو
حالت نباتات کی ٹڈی دل کا پونگ
کرتا ہے وہ ظاہر ہے یا جو وہی صورت
طاعون کے پچھاڑنے کا نہ ہو جاوے
لہذا تم ابلہ فریبیون سے بچو اور اپنے
رب سے صلح کے واسطے کوئی ذریعہ
تلاش کرنے کی فکر کرو ورنہ پچھتاؤ گے
انجمن حمایت اسلام نے جو کشتی اس
طوفان سے بچنے کے واسطے تمہارے
لئے تجویز کی وہ خوب تو ہے مگر اسکے
ساتھ کوئی ملاح نہین ہے جو علم دریا
سے واقف ہو اسواسطے وہ خطرناک
ہی ہے۔ آؤ تمکو مین ملاح کا پتہ دون
وہ قادیان مین ہے اور اس نے
بھی ایک کشتی خدا کے حکم سے تیار
کی ہے آؤ اور اس مین سوار ہو جاؤ
ورنہ جب لنگر اٹھا لیا جاویگا اس
وقت اس مسافر کیطرح افسوس کرنا
پڑیگا جسکو کشتی چھوٹ جانے پر رات
لب دریا آجایا کرتی ہے۔
الراقم شیخ عطا محمد سب اورسیر
از بلوچستان کوئٹہ۔

مردان ضلع پشاور

۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے پیارے آقا مرشد و مولا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ادام اللہ برکاتکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ازین بعد کمترین شاہ دین اداب بندگانہ و تسلیمات غلامانہ کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ چند روز ہوئے کہ راستبازون کا دشمن ملا فضل حق جو اپنے تئین کسی شیطانی القا کی بنا پر خلیفۃ المسیح بواسطہ خواجہ خضر ظاہر کرتا ہے اور حضور کے مقابل دو ایک اشتہار بھی بغرض مقابلہ دیچکا ہے یہان مردان مین آیا اور مقامی دیسی حکام و دیگر اہلکارون مین یہ شور مچانا شروع کیا کہ مین نے تین چار اشتہار مرزا صاحب کے مقابل شایع کئے ہین اور دبھی اسی غرض سے بٹالہ تک گیا ہون تا اگر وہ لکھین تو قادیان ہی مین پہونچکر ان کا مقابلہ کرون مگر مرزا صاحب نے جواب تک نہین دیا اور اس جواب نہ دینے کو حضور کے فرار اور عجز کیطرف محمول کیا آخر جب یہ زہر اس نے عوام الناس مین بھی پھیلانا چاہا تو برادرم میان محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بذریعہ رقعہ خاکسار کو اس شور و فساد سے اطلاع دی اور مجھے بلایا تا ہم دونو جاکر اسکے دعاوی اور مقاصد دریافت کرین چنانچہ خاکسار اپنے کام سے فراغت پاکر اسی روز قریب شام بہمراہی میان محمد یوسف صاحب موضع یکہ ٹ گنج مین سردار میر عالم خانصاحب تحصیلدار کے مکان پر گیا جہان وہ دشمن حق اترا ہوا تھا وہان جاکر دیکھا کہ منشی مظفر الدین صاحب انسپکٹر پولیس و خان عبداللہ خان صاحب ڈپٹی و ارباب محمد اسلم خان ڈپٹی انسپکٹر پولیس بمعہ چند معزز خوانین علاقہ مردان کے تشریف فرما ہین اور خلیفہ صاحب ایک چارپائی پر بڑے انداز سے بیٹھے ہوئے ہین القصہ ہم بھی وہان جاکر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر تک تو ادھر ادھر کی باتین ہوتی رہین اور خاکسار اس اثنائے مین خلیفہ صاحب کی شکل و شباہت کو تاکتا رہا چنانچہ بندہ نے ان کی ہر ایک ادا مین تصنع پایا۔ ڈاڑھی بہت لمبی رنگ سیاہ۔ دستار سبز رنگ وضع رعونت سے بھری ہوئی وغیرہ۔ اتنے مین تحصیلدار صاحب نے جنکا تعلق پیر صاحب گولڑی سے ہے ایک اور صاحب کے ایما سے جنہین اس بارہ مین گفتگو سننے کا بڑا شوق تھا خلیفہ صاحب سے اس عاجز کی نسبت ذکر کیا اور اس طرح سلسلہ جنبانی ہوگئی۔ خلیفہ صاحب نے حاضرین کی استفسار پر بڑے تکلف سے گفتگو شروع کی اور کہا کہ مین نے متعدد اشتہار دیکر آخر بٹالہ مین بھی جاکر مرزا صاحب سے درخواست کی کہ اگر قادیان سے باہر نہین آسکتے تو مجھے وہان ہی بلالین تا قادیان ہی مین مقابلہ کرکے آپکا نعوذ باللہ باطل ہونا ثابت کیا جائے۔ اس کے اس بیان سے حاضرین اس کی طرف تعجب کی نگاہ سے دیکھنے لگے اتنے مین خاکسار نے خلیفہ صاحب سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ براہ عنایت یہ تو بتلاوین کہ آپ کونسی بات مین حضرت مرزا صاحب سے مقابلہ کرنا چاہتے ہین۔ انہون نے جواب مین کہا کہ مین آپ سے ذکر نہین کرسکتا اور نہ کوئی اس بارہ مین گفتگو کرسکتا ہون میرے مخاطب صرف مرزا صاحب ہین دوسرے سے کلام نہین کرونگا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ میری غرض اس گفتگو سے صرف استفادہ ہے نہ بحث اور ہار جیت۔ آپ کیون اس سے پرہیز کرتے ہین آپنے جو یہانتک دو ایک روز سے شور مچا رکھا ہے تو کیا خوب ہو جو آپکی اس گفتگو سے لوگ اور بھی مستفید ہون اور آپکی قابلیت اور دینی معلومات اور بھی آشکارا ہوجاوین نیز اگر کوئی صاحب حاضرین مین سے مرزا صاحب سے حسن ارادت رکھتے ہون تو وہ باسانی اس مین فیصلہ کرسکین اور اگر پہلے ہی انکار ہے تو پھر یہ شور و غوغا کیسا۔ میرے اس بیان کی حاضرین نے بڑے زور کیساتھ تائید کی اور خلیفہ صاحب کو مجبوراً منظور کرنا پڑا۔ لہذا جو گفتگو مابین خلیفہ صاحب اور اس عاجز کے واقع ہوئی وہ جسقدر یاد ہے ویسی ہی درج ذیل کیجاتی ہے۔

خاکسار۔ آپ نے اپنے اشتہار مین جو حضرت میرزا صاحب کا نعوذ باللہ کاذب اور باطل پر ہونا ظاہر کیا ہے وہ کن دلایل اور ثبوت کی بنا پر ہے۔

خلیفہ صاحب۔ یہ باتین میرے اشتہار مین درج ہین اسی کو پڑھ لیا جاوے تا حاضرین کو بھی واقفیت ہوجاوے۔

خاکسار۔ آپ کے اشتہار مین تو یہ باتین درج نہین۔ البتہ ناسزا الفاظ لکھکر مقابلہ کیلئے بلایا گیا ہے چنانچہ خاکسار نے اشتہار اپنی جیب سے نکالکر حاضرین کو سنادیا اور اس مین کوئی امر مطلوبہ مین سے نہ پایا گیا لہذا پھر مطالبہ کیا گیا کہ وہ دلایل بیان کئے جاوین جن کی بنا پر حضرت میرزا صاحب کا کاذب اور باطل پر ہونا آپ ثابت کرتے ہین۔

خلیفہ صاحب۔ پہلے دو حدیثین دربارہ خلاف اجماع امت سناکر بڑے زور سے بیان کیا کہ آج اسلام مین لکھوکھا علمائے کرام اور ہزارون اولیاء اللہ یا اہل باطن موجود ہین اور اتنا بیان کرکے حاضرین کی داد چاہی پھر کہا کہ ان سب بزرگون کا عقیدہ گذشتہ اکابر کیطرح مسیح موعود کے بارہ مین مرزا صاحب کے بالکل بخلاف ہے اور مرزا صاحب تو آپ مسیح موعود بن بیٹھے ہین لہذا جمہور اہل اسلام کے مقابل وہ جھوٹے ہین۔ اور یہ جمیع علماء اور اہل اللہ جھوٹے نہین ہوسکتے۔

خاکسار۔ یہ دلیل آپ کی تو بندہ نے سن لی ہے اور دلایل بھی بیان فرمائیے تا جو سب سے زیادہ زبردست آپ کے نزدیک ہو اسکا ازالہ کیا جاوے مگر خلیفہ صاحب نے بڑے زور سے کہا کہ کیا یہ تھوڑی دلیل ہے پہلے آپ اسکو توڑین

پھر اور بیان کیجاوینگی بندہ نے عرض کیا کہ یہ دلیل تو کچھ نہیں آپ کوئی اور بیان کرین اور یا یہ مان لین کہ میرے نزدیک اس سے بڑھکر دوسری دلیل نہیں پھر مین اسکا فیصلہ کن جواب دونگا - اور میری تائید مین حاضرین نے بھی رائے دی مگر خلیفہ صاحب نے پھر یہی کہا کہ یہ ایک بڑی وزندار اور کافی دلیل ہے اور اس طرح ظاہر کر دیا کہ انکے پاس بس یہی ایک بات تھی جسپر انکے مقابلہ کا سارا دار مدار تھا - لہذا خاکسار نے جواب حسب ذیل بیان کیا - کہ اول سارے علمار اسلام اور اولیار اللہ کا زمانہ حال یا گذشتہ مین اس عقیدہ مین حضرت مرزا صاحب کے برخلاف متفق ہونا بجائے خود ایک دعوے ہے جسپر کوئی دلیل پیش نہین کی گئی اور نہ کسی نے آجتک ان سارے بزرگون سے فرداً فرداً اسبارہ مین بیان لیا ہے بلکہ اس تمام قصہ کی بنا صرف چند تفسیرون پر ہے جو ہر قسم کے رطب ویابس سے پر ہین اور باوجود باہمی تناقض کے محض شخصی رائین قرار دیجا سکتی ہین - اور ہرگز اجماع امت کے نام سے موسوم نہین ہوسکتین - دویم اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کیا جاوے کہ آج علمار کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہی عیسے بن مریم جو بنی اسرائیل کا آخری نبی تھا جس کی وفات کو قرآن کریم دلائل قاہرہ سے بیان فرماتا ہے آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری موجود ہے اور وہی کسی وقت امت محمدیہ کی اصلاح کے لیے آویگا تو اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے کہ افراد امت کیطرف سے امور پیشگوئی کی چونگی اور چگونگی وقوع کی نسبت جو ہنوز پردہ غیب مین ہین اور جنکا وقوع ہزارہا سال تک ممتد ہے کوئی تحدید قبل از وقوع ہوسکتی ہے اور اس کی نظیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعامل اور خیر القرون کے عملدرآمد سے پیش کرنی چاہیئے - اور اگر یہ نہین جیساکہ فی الواقعہ درست ہے تو پھر اس پیشگوئی مین خواہ نخواہ کیون ضد کیجاتی ہے سلف صالحین کی تو یہی عادت رہی ہے کہ وہ ہمیشہ پیشگوئی کے اجمال پر ایمان لاتے رہے اور اس کی تفصیل کو حوالہ بخدا کرتے رہے پس آپ ہی انصاف سے بتلاوین کہ خلاف سنت آپ سے یا آپ کے ہم خیال علمار سے سرزد ہو رہا ہے یا حضرت میرزا صاحب اور ان کی جماعت سے -

خلیفہ صاحب - پہلے تو مذکورہ بالا ہردو دلایل کو ادِھر اُدھر کی باتون مین ہی ٹالنا چاہا جس سے معلوم ہوا کہ خلیفہ صاحب نے انہین سمجھا ہی نہین اسلیئے جب بندہ نے دوبارہ زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا تو خلیفہ صاحب جواب مین یون گویا ہوئے کہ اگرچہ اس پیشگوئی کے باقی سب امور کی نسبت کوئی تحدید نہین ہوسکتی تاہم الفاظ مسیح بن مریم اور اسکے نزول کی نسبت بے شک ہوسکتی ہے کیونکہ اہل اسلام کے نزدیک مسیح بن مریم کا مفہوم بجز حضرت عیسے صاحب انجیل تھے اور کوئی شخص نہ ہوا اور نہ ہوگا لہذا اس پیشگوئی مین موعود کی شخصیت کی نسبت تحدید ہوسکتی ہے ابن مریم کا اطلاق کسی دوسرے پر ہرگز نہین ہوا اور یہی وجہ ہے کہ اس پیشگوئی مین بجز عیسے علیہ السلام صاحب انجیل کے دوسرا شخص مراد نہین ہوسکتا -

خاکسار - خلیفہ صاحب کا یہ دعوے کہ اس نام کا اطلاق بجز عیسے نبی کے کسی دوسرے پر نہین ہوا صحیح نہین ہے قرآن شریف لایا جاوے اور سورہ تحریم کا آخری رکوع ملاحظہ کیا جاوے اسمین تو اللہ تعالے نے ہر ایک مومن کا مریم اور ابن مریم ہونا بیان فرمایا ہے اور حدیثون مین بھی اس نام کا اطلاق صفتی طور پر دوسرونکے حق مین ہوا ہے جیسا کہ بخاری کی یہ حدیث یقینی طور پر اس کا اطلاق غیر عیسے پر بیان کرتی ہے

مامن مولود یولد الا والشیطان

یمسہ حین یولد الا مریم وابنہا - یعنی کوئی مولود پیدا نہین ہوتا مگر شیطان اسے مس کرتا ہے وقت ولادت کے بجز مریم اور اسکے بیٹے کے یعنی بجز اس شخص کے جو مریم اور ابن مریم کی صفت اور رنگ پر ہو - پھر سب سے بڑھکر یہ کہ وہ حدیث صحیح بخاری کی جس مین یہ پیشگوئی درج ہے وہ خود اس لفظ ابن مریم کو ایک صفت قرار دیتی ہے جیساکہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم - یعنی رسول خدا صلعم فرماتے ہین کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم مین آویگا اور وہ تم مین سے تمہارا ایک امام ہوگا فقرہ امامکم منکم اس مین قابل غور ہے - پس جب بندہ نے قرآن شریف وحدیث صحیح سے ابن مریم کا اطلاق غیر عیسے پر ثابت کر دیا تو پھر کیون خواہ نخواہ اسپر ضد کیجاتی ہے کہ پیشگوئی کا مصداق بجز حضرت عیسے نبی صاحب انجیل کے دوسرا نہین ہے لہذا ثابت ہوا کہ اس نام کے مصداق مین قبل از وقوع پیشگوئی تحدید کرنا خلاف سنت ہے اور پھر اسپر اجماع امت - العجب ثم العجب

خلیفہ صاحب - حدیث کیف انتم الخ بخاری کی حدیث نہین ہے گویا انکے نزدیک یہ حدیث ضعف سے خالی نہین +

خاکسار - یہ صرف آپ کی دھوکہ دہی ہے ورنہ یہ حدیث بالضرور بخاری مین موجود ہے بندہ کو تو اسکا صفحہ تک یاد ہے کتاب منگائی جائے تا مین نکالکر دکھادون -

خلیفہ صاحب - اس بارہ مین تو خاموشی اختیار کی مگر واو اور منکم کے الفاظ پر فضول بحث چھیڑکر اپنی نادانی اور جہالت کا اور بھی ثبوت دیدیا چنانچہ واو پر بڑا زور دیکر کہا کہ یہ واؤ عاطفہ ہی ہوتی ہے یا اور قسم بھی تو عمداً حاضرین کو دھوکا دینے کے واسطے کہدیا کہ واو ہمیشہ عاطفہ ہی ہوتی ہے دوسری قسم کی ہرگز نہین ہوتی شاید خلیفہ صاحب نے گمان کیا کہ یہ ایک انگریزی خوان بابو ہے اسے اتنی خبر کہان ہوگی - مگر جب خاکسار نے کہا کہ کیا واو کبھی تفسیریہ یا بیانیہ نہین ہوا کرتی تو

صاف جواب دیا کہ نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو اس کی کوئی اور نظیر پیش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ اور کتابین تو درکنار بندہ قرآن کریم سے ہی کئی نظیرین وا وتفسیریہ کی پیش کرسکتا ہے منجملہ انکے ایک یہ ہے تلک ایات الکتاب وقران مبین۔ سورہ حجر اب یا تو بموجب اصول مسلمہ اپنے کے علاوہ قرآن کریم کے کسی دوسری ایسی کتاب کا ثبوت دو جو آنحضرت صلعم کی طرف نازل ہوئی ہو اور یا اپنی ضد کو چھوڑ کر حدیث زیر بحث کی واؤ کو تفسیری مان لو اور ابن مریم کا امامکم منکم کی ایک صفت ہونا اقرار کرو۔ اس بیان پر خلیفہ صاحب بہت جھنجلائے اور کوئی جگہ گریز کی نظر نہ آئی آخر ایک اور بیہودہ عذر پیش کر دیا کہ جو نظیر وا وتفسیریہ کی پیش کیگئی ہے وہ حدیث زیر بحث سے مطابق نہین کیونکہ اس نظیر مین ایات الکتاب مضاف مضاف الیہ ہے اور عطف مضاف الیہ پر پڑا ہے اور یہ صورت حدیث مین موجود نہین۔ یہ عذر سنتے ہی اللہ تعالے نے میرے دل مین ڈالا کہ حدیث زیر بحث مین بھی ابن مریم مضاف مضاف الیہ ہی ہے اور عطف مضاف الیہ پر ہی پڑا ہے۔ چنانچہ جب بندہ نے بیان کیا تو خلیفہ صاحب بالکل ششدر سے رہ گئے۔ بمصداق آیت کریمہ فبھت الذی کفر اور اللہ تعالے نے اپنی پاک وحی انی مھین من اراد اھانتک کی صداقت ایک مجمع عام مین ظاہر کر دی فالحمد للہ۔ علی ہذہ النصرۃ والتائید۔

خلیفہ صاحب۔ تھوڑے سکوت کے بعد پھر کچھ سوچکر بیان کیا کہ حدیث زیر بحث مین اگر واؤ کو تفسیریہ بھی مان لین تاہم کچھ ہرج واقعہ نہین ہوتا کیونکہ لفظ منکم کے صرف یہ معنی ہین کہ وہ ابن مریم نبی مذہب کے رو سے مسلمان ہو جاویگا۔ اور اپنے سابقہ دین اور انجیل کی حمایت نہین کریگا بلکہ تمہاری طرح قرآن کا تابع ہوگا نہ یہ کہ کوئی شخص اس امت مین سے ہوگا جو ابن مریم بن جاویگا۔

خاکسار۔ لفظ منکم کے جو معنی خلیفہ صاحب نے بیان کئے ہین وہ سراسر غلط ہین انکی صحت پر جب تک کوئی نظیر قران وحدیث سے پیش نہ کیجائے یہ معنی ہرگز قابل پذیرائی نہین ہوسکتے اور یاد رہے کہ ان معنوں کے وثوق پر کوئی نظیر نہین مل سکے گی۔ منکم لفظ کے بجز اسکے اور کوئی معنی نہین کہ وہ ابن مریم تمہین مین سے ہوگا نہ کسی اور قوم مین سے جو ہزارہا سال پہلے گذر چکی ہو اور ان معنوں کی صحت پر صدہا نظیرین قرآن کریم اور احادیث سے پیش ہوسکتی ہین مثلاً یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم۔ سورہ اعراف وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت۔ سورہ نور۔ ہو الذی بعث فی الامیین رسول منہم وغیرہ۔ باقی رہا یہ وہم کہ حضرت عیسے علیہ السلام باوجود نبوت اور رسالت تامہ کے احد من المسلمین قرار دئے جاوینگے اور بعد نزول اپنی نبوت اور رسالت اور اپنی کتاب انجیل کا نام تک نہین لین گے بلکہ قرآن وحدیث وفقہ وغیرہ کتب کی دوسرے مسلمانون کی طرح پیروی کرینگے سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تنزل عظیم انکے لیے کیونکر روا رکھا جاویگا اور یہ بھی یاد رہے کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہین ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہوجانا نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ جلشانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ یعنی ہر ایک رسول مطاع بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہین بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو اور ایسا اعتقاد رکھنے سے جیسے ایک طرف حضرت عیسے علیہ السلام کا تنزل عن الرسالت لازم آتا ہے ویسا ہی دوسری طرف مہر ختم نبوت ٹوٹتا کر آنحضرت صلعم کی کسر شان لازم آتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب ایک کامل رسول بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر دنیا مین آگیا تو ختم نبوت نہ رہا علاوہ ازین قرآن و حدیث مین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امت پر ایک ایسا وقت آنیوالا ہے کہ یہ امت بگڑکر یہودیون سے بکلی مشابہت پیدا کرلیگی اور ہر ایک فعل شنیع جو پہلے یہودیون سے سرزد ہوچکا ہے ان سے بھی ضرور ہوگا پھر ان کی اصلاح کیلئے ابن مریم آویگا اب ظاہر ہے کہ یہودی تو یہ امت بنے اور ان کی کیلئے ابن مریم بنی اسرائیل مین کا لایا جاوے کیا اس سے کسر شان آنحضرت صلعم کی لازم نہین آتی نعوذ باللہ منہا بلکہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ جیسے یہ امت اپنی سیرت واعمال مین نہ حقیقی طور پر یہودیون کی مثیل بن جاویگی تو انکی اصلاح کے لیے بھی افراد امت مین سے ایک شخص سیرت واخلاق مین نہ حقیقی طور سے ابن مریم کا مثیل ہوکر آئے گا۔ اور یہ عقیدہ ان تمام مفاسد کا ازالہ بھی کردیتا ہے جو بصورت دیگر پیدا ہونے ضروری ہین افسوس کہ ہمین ہمیشہ یہی خواہش رہتی ہے کہ ہمارے مخالف کبھی کوئی معقول بات بھی پیش کرین مگر کبھی کوئی معقول اعتراض نہ سنا گیا۔

خلیفہ صاحب۔ بڑا پیچ وتاب کھاکر جو آیت اوپر بیان کی گئی ہے اس سے یہ کہان نکلتا ہے کہ کوئی رسول دوسرے رسول کا تابع نہین ہوگا بلکہ اس سے تو یہ نکلتا ہے کہ جس قوم کی طرف وہ آویگا اسکا وہ مطاع ہوگا خاکسار نے جواب مین عرض کیا کہ اس آیت شریفہ مین ما اور الا کے الفاظ بالتخصیص ظاہر کرتے ہین کہ وہ رسول یا غیر رسول کسی کا بھی مطیع نہین ہوگا۔ اور کوئی استثنا مذکور نہین ہوا اسپر خلیفہ صاحب نے کہا کہ اس سے تو پھر لازم آیا کہ وہ خدا کا بھی مطیع نہ ہو کیونکہ کوئی استثنا جو مذکور نہین۔ بندہ نے عرض کہ یہ قیاس

قیاس مع الفارق جب ارسال ہی اس رسول کا خدا کیطرف سے ہے تو پھر اسکا مطیع نہ ہونا کیا معنی علاوہ ازین اس آیت مین باذن اللہ کا فقرہ بھی موجود ہے جو ثابت کرتا ہے کہ وہ رسول صرف الٰہی کا مطیع ہوتا ہے اور کسیکا نہین اس تمام تقریر کے بعد خلیفہ صاحب تو سخت نادم ہو کر خاموش ہو گئے اور حاضرین نے بھی جو دوران گفتگو مین انکے حامی تھے اب انسے کنارہ کر لیا اور میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اس بحث کو چھوڑ کر ہمین اسبات کا ثبوت دین کہ مرزا صاحب موعود ہین۔ بندہ نے جواب مین عرض کیا کہ قبل اسکے جو بندہ مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کرے اسبات کا فیصلہ ضروری ہے کہ اسرائیلی مسیح فوت ہو گیا ہے اور اب اسکا دنیا مین آنا ممکن نہین کیونکہ جب یہ فیصلہ ہو جاوے تو پھر لازماً یہ ماننا پڑیگا کہ مسیح موعود کوئی شخص دیگر افراد امت مرحومہ مین سے ہے خواہ مرزا صاحب ہون یا کوئی دوسرا اسکے جواب مین حاضرین نے کہا کہ ہم نے مانا کہ اسرائیلی مسیح فوت ہو گئے اور اب وہ نہین آوینگے اسلیئے آپ اب یہ ثبوت دین کہ مرزا صاحب ہی وہ موعود ہین چنانچہ خاکسار نے اسبارہ مین بتفصیل بیان کرنا شروع کیا اور حاضرین سننے لگے مگر ابھی تھوڑا ہی بیان کیا تھا کہ اتنے مین میان حسین بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو بٹالہ کے رہنے والے ہین تشریف لے آئے اور انہون نے آتے ہی خلیفہ صاحب کے دعاوی عجیبہ اور لیاقت علمی کو جو انہون نے میرے ساتھ گفتگو مین ظاہر کیا تھا مختصر طور پر سنکر باتون ہی باتون مین خوب مضحکہ اڑایا اور انہین نصیحت کی کہ آپ اس خیال مقابلہ کو چھوڑ دین آپ تو مرزا صاحب کے مریدون سے بھی تاب مقابلہ نہین رکھتے اور پھر مرزا امام الدین کا حال جو حضور کے مقابل ہو کر کا پیر بنگیا تھا اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی ایک بحث کا واقعہ جو حضور کے ساتھ ہوئی اور جسمین وہ بہت ناکام رہا تھا بیان کرکے خلیفہ صاحب کو اور بھی ذلیل کیا۔ چنانچہ میان صاحب کی اس تقریر کیوجہ سے مجھے اپنی تقریر جو قبل ازین شروع کی تھی بند کرنی پڑی۔ بعد ازان میان حسین بخش صاحب نے جو حضور کے حالات قدیم سے بخوبی واقف ہین خاکسار سے دریافت کیا کہ مرزا صاحب نے اب نیا دعوے پیش کیا ہے مین نے عرض کی کہ کوئی نیا دعوے نہین وہی دعاوی ہین جو ابتدا مین تھے انہون نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ ایک جدید اشتہار مین صاف طور پر نبوت کا دعوی کیا ہے مین نے جواب دیا کہ آپ وہ اشتہار دیکھ سکتے ہین اسمین کوئی ایسی بات نہین چنانچہ انکی درخواست پر میان محمد یوسف صاحب گھر سے اشتہار بعنوان ایک غلطی کا ازالہ لے آئے اور بڑی متانت اور سنجیدگی سے پڑھکر سنایا جس سے سامعین کے دل پر بہت اثر ہوا مگر میان صاحب کی سمجھ مین بروز کا مسئلہ نہ آیا کبھی تو اسکو تناسخ قرار دیا اور کبھی کہا کہ آپ دیکھینگے کہ آیندہ مرزا صاحب شمس تبریز اور منصور کی طرح نعوذ باللہ خدائی کا بھی دعوے کرینگے خاکسار نے ہر چند کوشش کی کہ یہ مسئلہ انکی سمجھ مین آجاوے اور حضرت مجدد سرہندی رح و سید احمد صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ وغیرہ اکابر امت کی سوانح عمری اسکی نظیرین بھی بیان کین مگر پھر بھی وہ سمجھ نہ سکے آخر بندہ نے انسے پوچھا کہ آپ تو باعث پڑوسی ہونیکے حضرت مرزا صاحب کے سابقہ حالات سے بخوبی واقف ہونگے کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ انہون نے اتنے بڑے حصہ عمر مین کبھی آگے بھی افترا کیا یا جھوٹ بولا میان صاحب نے جواب مین کہا کہ مین حلفاً کہہ سکتا ہون کہ مرزا صاحب نہایت پرہیزگار سچے مسلمان اور بڑے راستباز ہین جنہون نے آگے کبھی جھوٹ نہین بولا مگر اس دعوی مین وہ حق پر نہین ہین مین نے عرض کیا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس آیت کے کیا معنی ہین۔ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ یہ آیت آنحضرت صلعم کے اثبات نبوت مین بطور دلیل اللہ تعالے نے پیش کی ہے اور یہی آیت مرزا صاحب کے اثبات دعوی مین اللہ تعالے نے الہاماً نازل کی ہے پس اگر اتنا بڑا حصہ عمر کا جو قوائے انسانی کے جوش کا زمانہ ہے راستبازی اور سخت پرہیزگاری مین گذار کر بھی کوئی شخص اللہ پر افترا کر سکتا ہے تو پھر یہ دلیل مندرجہ آیت نعوذ باللہ لغو ٹھہرتی ہے اسکے جواب مین میان صاحب نے فرمایا کہ یہ آیت بطور دلیل آنحضرت صلعم کے بارہ مین ہے نہ اور کسی کے مین نے پھر عرض کیا کہ وہ دلیل کیا ہے جسکا اطلاق کسی اور پر نہ ہو سکے وہ تو پھر بخیال فقیر خیال ہوگا نہ دلیل آپکو چاہیئے کہ اگر اور نہین تو بپاس ادب آنحضرت صلعم کی حضرت مرزا صاحب کے بارہ مین انکی سابقہ عمر کی نسبت یہ زبردست رائے دیکر انکے دعوی کی پھر تکذیب نہ کیا کرین تا اس سے اس آیت کے استدلال کی تکذیب لازم نہ آوے آپ تو ماشاء اللہ اعلیٰ درجہ کی مجسٹریٹ ہین بآسانی سمجھ سکتے ہین خیر اسپر وہ خاموش ہو گئے۔

اتنے مین خان عبد اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ خلیفہ فضل حق صاحب اشعار اور قصاید بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتے ہین اسلیئے انہون نے خلیفہ صاحب سے کچھ سنانے کی درخواست کی پہلے تو خلیفہ صاحب ہماری موجودگی کیوجہ سے انکار کرنے لگے مگر حاضرین کیطرف سے جو گانا سننے کے بڑے مشتاق تھے اسمین اصرار ہوا تو خلیفہ صاحب بڑی ادا سے مولوی الطاف حسین حالی کی مسدس دربارہ تنزل اسلام کے اشعار سنانے لگے اور جب پرجوش لہجہ مین سناتے سناتے انکی زبان سے اس قسم کے اشعار بھی نکلنے لگے جنمین انکے ہم پیشہ لوگونکی حقیقت واقعی طور پر مذکور تھی جیسا کہ ؎ یہ ٹھہرے ہین اسلام کے رہنما اب ✤ لقب انکا ہے وارث انبیا اب ✤ وغیرہ تو برادرم میان محمد یوسف صاحب جھٹ اٹھ کھڑے ہوئے اور حاضرین کو مخاطب کرکے پوچھا کہ جب اہل اسلام کا یہ ناگفتہ بہ حال ہے جو خلیفہ صاحب کے اشعار سے ظاہر ہو رہا ہے اور جنکی تصدیق آپ سب صاحبان کر رہے ہین تو پھر وہ [illegible] علمائے کرام اور ہزارہا اہل اللہ کہان ہین جنکا ذکر خلیفہ صاحب نے ہمارے پہلے سوال کے جواب مین کیا تھا اور جنکی مخالفت کا فرد جرم لگا کر حضرت مرزا صاحب کا نعوذ باللہ باطل پر ہونا بیان کیا تھا خلیفہ صاحب نے ان اشعار مرغوبہ کی ذریعہ سے اپنے ہی دعوی کا باطل پر ہونا ثابت نہین کر دیا اور جب اسلام کا تنزل اس درجہ تک ہو گیا ہے تو کیا اب بھی مسیح موعود و مہدی معہود کی آنیکی ضرورت نہین تھی اس سے اور بھی خجالت خلیفہ صاحب کے دامنگیر ہوئی

کی [illegible] کا موجب ہو جاوے اور انہیں معلوم ہو جاوے کہ یہ دشمن حق کہان تک دینی معلومات اور تقوی اور راست گوئی

عاجز شاہدین اسٹیشن ماسٹر مردان ضلع پشاور